دین، مذہب اور دنیا

A Critical Analysis of Three Misunderstood Concepts.

پڑھیں ضرور، مگر وراثت میں ملی سوچ کے بغیر!

یہ تحریر آپ کے عقیدے کو نہیں، آپ کی سوچ کو مخاطب کرتی ہے۔ کیونکہ مسئلہ اسلام کا نہیں، اسلام کے بارے میں ہمارے ذہن میں بنائے گئے تصور کا ہے۔ آج "دین" کا لفظ سنتے ہی ہمارے ذہن میں مسجد، تسبیح، جائے نماز اور چند عبادات کی تصویر ابھرتی ہے۔ یہی وہ محدود تصور ہے جس کے خلاف یہ تحریر لکھی گئی ہے۔ اس کا مقصد کسی فرد، مسلک یا شخصیت پر تنقید کرنا نہیں، بلکہ اس ذہنی سانچے کو چیلنج کرنا ہے جس نے "دین" کو صرف عبادات تک محدود کر دیا ہے۔

اسلام: گمشدہ نظامِ حیات

دورِ حاضر میں امتِ مسلمہ کا سب سے بڑا المیہ یہ نہیں کہ اس نے اسلام چھوڑ دیا ہے، بلکہ یہ ہے کہ اس نے اسلام کا اصل مفہوم کھو دیا ہے۔ اسلام کو ایک مکمل نظامِ حیات کے بجائے صرف عبادات، رسومات اور مذہبی شناخت تک محدود کر دیا گیا۔ "دین" کو "مذہب" بنا دیا گیا، اور "دنیا" کو دین سے الگ کر دیا گیا۔ نتیجتاً اسلام مسجدوں میں تو باقی رہا، مگر عدالتوں، بازاروں، معیشت، سیاست، تعلیم، معاشرت اور اجتماعی زندگی سے آہستہ آہستہ غائب ہوتا چلا گیا۔

جب دین کو صرف عبادات میں دفن کر دیا گیا:

آج اگر کسی سے پوچھا جائے کہ دین کیا ہے، تو اکثر جواب ملتا ہے: نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور چند عبادات۔ لیکن اگر سوال کیا جائے کہ تجارت، **معیشت**، **سیاست**، عدل، تعلیم، **خاندان**، **معاشرہ**، **اقتدار** اور **قانون** کا دین سے کیا تعلق ہے، تو خاموشی چھا جاتی ہے، یا فوراً کہا جاتا ہے: "یہ دنیا کے معاملات ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں امت نے اسلام کو سمجھنے میں اپنی سب سے بڑی فکری غلطی کی!

دین کیا ہے؟

دین اللہ کی طرف سے عطا کردہ وہ مکمل نظامِ حیات ہے جو انسان کی اجتماعی، اخلاقی، معاشی، **عدالتی** اور **ریاستی** زندگی کے ہر پہلو کی رہنمائی کرتا ہے۔
لفظ دین قرآن میں حکم کے معنی میں آیا، کبھی اطاعت کے، کبھی جزا و سزا کے، اور کبھی اللہ کے مقرر کردہ نظامِ زندگی کے طور پر آیا۔
هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ
ترجمہ: "وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے۔" **(سورۃ التوبہ: 9:33)**
غور کیجیے، اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ "اپنے رسول کو چند عبادات دے کر بھیجا"، بلکہ فرمایا: "دینِ حق کے ساتھ بھیجا۔" پھر یہ بھی فرمایا کہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے۔ اگر دین صرف مسجد، جائے نماز، تسبیح اور چند عبادات کا نام ہوتا، تو "غلبہ" کا کیا مطلب بنتا؟ عبادات دوسرے نظاموں پر غالب نہیں ہوتیں، بلکہ

نظام غالب ہوتے ہیں۔ اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام صرف چند مذہبی رسومات کا مجموعہ نہیں، بلکہ ایک ایسا دینِ حق ہے جسے اللہ نے زندگی کے ہر باطل نظام کے مقابلے میں حق کے طور پر نازل فرمایا۔

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ

ترجمہ: تمہارے لیے تمہارا دین، اور میرے لیے میرا دین۔ **(سورۃ الکافرون: 109:6)**

غور کیجیے، اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: "تمہارے لیے تمہاری عبادت، اور میرے لیے میری عبادت۔" بلکہ فرمایا: "تمہارے لیے تمہارا دین، اور میرے لیے میرا دین۔" اس آیت میں صرف نماز اور روزے کی نہیں، بلکہ دو مختلف نظاموں، دو مختلف اطاعتوں اور دو مختلف طرزِ زندگی کی بات ہو رہی ہے۔ ایک اللہ کا نازل کردہ نظام، اور دوسرا انسانوں کا اختیار کردہ نظام۔

مذہب کیا ہے؟

عام طور پر جب ہم کسی سے پوچھتے ہیں: "آپ کا مذہب کیا ہے؟" تو تقریباً ہر مسلمان جواب دیتا ہے: "**اسلام**۔" یہ جواب اتنا عام ہو چکا ہے کہ ہم نے کبھی اس پر غور ہی نہیں کیا کہ کیا قرآن بھی اسلام کو "مذہب" کہتا ہے یا نہیں؟

حقیقت یہ ہے کہ مذہب کا لفظ نہ پورے قرآنِ مجید میں آیا ہے اور نہ ہی ذخیرۂ احادیث میں اسلام کے لیے بطور اصطلاح استعمال ہوا ہے۔ قرآن جس لفظ کو بار بار استعمال کرتا ہے وہ دین ہے، نہ کہ مذہب۔

اب اصل نکتہ یہ ہے کہ مذہب اور دین ایک چیز نہیں ہیں۔

مذہب انسان کی سمجھ، اس کی تعبیر، اس کی تشریح، اور اس کے فہم کا نام ہے۔ یعنی جب انسان اللہ کی دی ہوئی ہدایت کو اپنے علم، اپنی عقل، اپنے زمانے، اور اپنے علمی دائرے کے مطابق سمجھتا ہے، تو وہ ایک مذہبی تعبیر کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

اس لیے مذہب میں انسان کی تشریح، تعبیر اور فہم شامل ہوتا ہے، جبکہ دین براہِ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہدایت ہے۔

مذہب اور دین:

دین = اللہ کی نازل کردہ نظام اور ہدایت

مذہب = انسان کی سمجھ، تشریح اور فکری تعبیر

دین اور دنیا الگ نہیں!

یہ جملہ کہ "دین الگ ہے، دنیا الگ ہے" اسلام کا نہیں، کمزور سوچ کا جملہ ہے۔ یہ وہی سوچ ہے جس نے دین کو صرف عبادات میں دفن کر دیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ دنیا اگر اللہ کی حدود کے اندر ہو تو وہ بھی دین ہے۔ حلال رزق بھی دین ہے، علم بھی دین ہے، تجارت بھی دین ہے، خاندان کی کفالت بھی دین ہے، اور معاشرے کی اصلاح بھی دین ہے۔

قرآن کہتا ہے:

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ

ترجمہ: "حکم صرف اللہ ہی کا ہے۔ **(یوسف 12:40)**

اگر حکم صرف اللہ کا ہے تو پھر زندگی کے اصول بھی اللہ کے ہوں گے، اخلاق بھی اللہ کے، معیشت بھی اللہ کی ہدایت کے مطابق ہوگی، اور نظام بھی اسی کا ہوگا۔
اس لیے دین کو دنیا کے مقابل کھڑا کرنا ہی بنیادی غلطی ہے۔ اسلام نے دنیا کو رد نہیں کیا، بلکہ دنیا کو دین کے تابع کیا ہے۔

اب یہاں ایک سوال ہر صاحبِ عقل کے لیے چھوڑتا ہوں۔اگر دین صرف عبادات نہیں بلکہ عدل، قانون، معیشت، سیاست اور نظامِ زندگی کا بھی نام ہے، تو آج ہماری اجتماعی زندگی کس دین کے تحت چل رہی ہے؟ کیا ہمارے فیصلے، قوانین اور نظام اللہ کے نازل کردہ دین کے تابع ہیں، یا کسی اور نظام کے؟اب ہر صاحبِ فکر خود غور کرے کہ ہماری اجتماعی زندگی کس سمت کھڑی ہے۔

اصل دیندار کون ہے؟

اصل دیندار وہ نہیں جو صرف باتیں کرے۔
اصل دیندار وہ ہے جس کے پاس اختیار ہو اور وہ اس اختیار کو اللہ کی اطاعت میں استعمال کرے۔
کیونکہ جب آدمی بے اختیار ہو تو دینداری کا امتحان مکمل نہیں ہوتا۔ مگر جب اختیار ہاتھ میں آتا ہے، اقتدار آتا ہے، فیصلہ کرنے کی طاقت آتی ہے، قانون بنانے اور نافذ کرنے کی ذمہ داری آتی ہے، تب معلوم ہوتا ہے کہ کون واقعی دین کا پابند ہے۔
آج ایک لمحے کے لیے رک کر خود سے سوال کیجیے:
اگر آج مسلمانوں کے پاس اجتماعی اختیار، حکمرانی اور قانون سازی کا اختیار ہی نہیں، تو پھر اس معنی میں دیندار کون ہے؟ ڈونالڈ ٹرمپ؟ کیونکہ اقتدار میں تو وہ ہے -

---

جب عُلمائے کرام نے دین کو عبادات تک محدود کر دیا:

اب یہاں ایک سخت بات بھی کہنی پڑے گی۔ بہت سے علماء نے دین کی حفاظت بھی کی، اس کی شرح بھی کی، اور اس کی خدمت بھی کی، لیکن ساتھ ساتھ ایک بڑا نقصان بھی ہوا۔ دین کی جامع حقیقت کو بہت دفعہ مسلکی، فقہی اور مذہبی خانوں میں اس قدر محدود کر دیا گیا کہ عام آدمی کے ذہن میں اسلام صرف "مذہب" بن کر رہ گیا۔
دین کے اندر جو نظام تھا، وہ غائب ہو گیا۔
دین کے اندر جو حکمرانی تھی، وہ چھپ گئی۔
دین کے اندر جو اجتماعی شعور تھا، وہ کمزور ہو گیا۔
اور باقی رہ گیا صرف نام، رسم اور روایت۔
یہی وہ جگہ ہے جہاں علماء کی ایک بڑی لغزش دکھائی دیتی ہے۔ انہوں نے قرآن کے لفظ "دین" کو اکثر اس کی پوری وسعت کے ساتھ نہ پڑھایا، بلکہ اسے تنگ مذہبی معنی میں سمجھا دیا۔ اس محدود تصور کا ایک نتیجہ یہ بھی سامنے آیا کہ جب سیاست، حکمرانی، قانون، عدالت یا ریاست کی بات کی جائے تو بعض علماء فوراً کہہ دیتے ہیں: "ہم سے سیاسی باتیں نہ کریں۔" گویا سیاست کا دین سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ حالانکہ اگر دین ایک مکمل نظامِ حیات ہے تو پھر سیاست، عدالت، قانون، معیشت اور حکمرانی اس سے باہر کیسے ہو سکتے ہیں؟ اگر یہ سب دین کا حصہ نہیں، تو پھر دین کا حصہ کیا ہے؟ صرف مسجد، جائے نماز، تسبیح، نماز اور چند مخصوص عبادات؟

نتیجہ

سچ یہ ہے کہ:

اسلام کوئی مذہب نہیں۔

اسلام محض عبادتوں کا مجموعہ نہیں۔

اسلام صرف فرد کی روحانیت نہیں۔

اسلام ایک مکمل نظامِ حیات ہے۔

اور جو لوگ دین کو صرف عبادات میں دفن کر دیتے ہیں، وہ اسلام کی اصل روح کو دفن کرتے ہیں۔

دین کو مذہب بنا دینا، اس کی وسعت کو کم کرنا ہے۔

دین کو عبادت تک محدود کر دینا، اس کی طاقت کو توڑ دینا ہے۔

اور دین کو دنیا سے الگ کر دینا، اسلام کو ادھورا سمجھ لینا ہے۔

دین ہی دنیا ہے اگر دین قرآن کے مطابق سمجھا جائے۔

اور اسلام کو مذہب کہنا درست نہیں اسلام اللہ کا دین، اور زندگی کا مکمل نظام ہے۔

Deen is a System, Not a Religion!

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ.

Written by:
Syed Muhammad Nabeel

26-07-2026